یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L.N. 352

اہلحدیث

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے — عـہ
والیان ریاست سے — مـہ/
رؤسا و جاگیرداران سے — للعہ
عام خریداران سے — ۱ر
چھ ماہ کے لئے — عہر
ممالک غیر سے سالانہ — ہے

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
[illegible]

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی عمدہ بہتری کرنا۔

قواعد و ضوابط

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے
[illegible]

نمبر ۲۱ | امرتسر ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۴ صفر سنہ ۱۳۲۴ھ | جلد نمبر ۳

کرشن قادیانی کی جھوٹ پر قلعی

لا تجواس حجت کو انتہا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ کرشن قادیانی نے اپنے چیلوں کو ہدایت کی تھی کہ خبردار اہلحدیث کا جواب مت دینا۔ چنانچہ کچھ مدت تو آپ کے دام افتادہ اسی حیص بیص میں رہے۔ مگر آخر جب اہلحدیث کے حملے کی زد چاروں طرف سے پڑنے لگی خصوصاً مولوی غلام دستگیر اور مولوی محمد اسمٰعیل علی گڑھی مرحومین کے افترا کے ثبوت کا تقاضا جب اپنی حد سے تجاوز کر گیا تو آخر قادیانی اخبار بدر کے ایک نامہ نگار محمد ... نے ایک مضمون ۹ مارچ کے بدر میں شائع کیا جو داناؤں کے نزدیک مرزائیوں کی حرکت مذبوحی اور اہل حدیث کی پکڑ کی مضبوطی کا ثبوت دے رہا ہے۔ چونکہ وہ مضمون تمام کا تمام ہی قابل دید ہے۔ اسلئے ہم اُس کو جو ہمارے سوال سے متعلق ہے۔ تمام کا تمام ہی نقل کرتے ہیں۔ مگر اس سے پیشتر مرزا صاحب کرشن قادیانی کے الفاظ ناظرین کی آگاہی کیلئے نقل کرتے ہیں۔

ناظرین آگاہ ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے کئی ایک کتابوں میں دعویٰ کیا ہے۔ کہ مولوی اسمٰعیل علی گڑھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری نے میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے۔ چنانچہ ایک جگہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ان نادان ظالموں سے تو مولوی غلام دستگیر اچھا رہا۔ کہ اُس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی۔ یہی دعا کی کہ یا الٰہی اگر میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب میں حق پر نہیں تو پہلے مجھے موت دے اور اگر مرزا غلام احمد اپنے دعوے میں حق پر نہیں تو اُسے مجھ سے پہلے موت دے۔ بعد اسکے بہت جلد خدا نے اُسے موت دیدی۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۔)

نمونہ کیلئے یہی عبارت کافی ہے باقی ۹ مارچ کے اہلحدیث میں نقل ہو چکی ہیں۔ ہمارا اعتراض صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اس کلام میں جھوٹ بولا ہے۔ فریب دیا ہے۔ افترا باندھا ہے۔ جو کسی نبی یا ملہم کی شان سے تو کیا۔ ادنیٰ مومن کی شان سے بھی بعید ہے کیونکہ اس کلام میں دعویٰ تو یہ کیا ہے کہ مولوی غلام دستگیر نے (اور اس کے سوا اور مقاموں پر مولوی اسمٰعیل علی گڑھی نے بھی) یہ دعا کی ہے کہ ہم دونوں (مرزا اور مولوی) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے۔ حالانکہ یہ دعا انہوں نے نہیں کی۔ صرف اُن کی موت سے ناجائز

فائدہ اٹھانے کو قادیانی کرشن نے بات بنائی ہے۔ اس اعتراض کو ہمارے ناظرین مدت سے سنتے چلے آئے ہیں۔ مگر اسکا جواب نہیں سنا تھا۔ آج ہم ان کو جواب بھی سناتے ہیں۔ جو قادیانی اخبار بدر مورخہ ۹ مارچ میں چھپا ہے۔ وہ یہ ہے:۔

"اس اعتراض کے جواب میں دو امر پر نظر کرنا ضروری ہے۔ اوّل یہ کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر استدلال کرنے میں ضروری ہے کہ قصوری اپنے لئے بھی ویسی ہی موت کی بد دعا کرے جیسی کہ اس نے حضرت مرزا صاحب کے لئے کی ہے۔ یا کہ فقط مرزا صاحب کے لئے بد دعا کرنا ہی استدلال کے لئے کافی ہے۔ دوم یہ کہ اگر ضروری ہے تو کیا قصوری کی کتاب سے یہ ثابت ہے یا نہیں۔ امر اوّل کی نسبت میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ ہرگز ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس نے بھی یہ لکھا ہے کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جاویں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جاوے اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جاویں اور پلکیں جھڑ جاویں۔ اور کثرت گریہ زاری سے بینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جاوے۔ تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جاویں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں جو شخص میری بد دعا کریگا وہ بد دعا اسی پر پڑیگی۔ اب ہم اس کے مطابق دیکھتے ہیں کہ کیا قصوری نے حضرت اقدس پر موت کی بد دعا کی جو ضروری اور معترض بھی اس کو تسلیم کرتا ہے۔"

ناظرین! غور کریں کہ کس طرح سے راقم مضمون دبی زبان سے اہلحدیث کے سوال کو پختہ کر رہا ہے۔ سوال تو صرف یہ تھا اور ہے کہ کرشن جی نے جو دونوں مولوی صاحبان کی نسبت ایک حکایت کی ہے اسکا محکی عنہ بتلاؤ ورنہ اس حکایت کو جھوٹا کہو۔ بہلا بانس صاف لفظوں میں تو نہیں کہتا۔ کہ یہ حکایت جھوٹ ہے۔ مگر حسب عادت شریفہ ایچ پیچ کرتا ہے۔ یہ ضروری نہیں وہ ضروری نہیں۔ کچھ بھی ضروری نہو۔ ہمیں کیا۔ ہم نے تو یہ پوچھا تھا کہ دکھاؤ دونوں مولوی صاحبان نے کہاں اس مضمون کی دعا کی ہے۔ سو آپ نے بہتصلا یا تو نہیں بلکہ تسلیم کر لیا کہ اس مضمون کی دعا ... [illegible] ... اچھا یہ تو ضروری نہیں مگر جس نے نہ کی ہو اس پر بہتان لگا دینا ضرور ہے۔ نہ آپ نے مرزا صاحب کی اس کتاب کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ میرے مخالفوں کی بد دعائیں انہیں پر پڑیں گی۔ خیر اور سنو آپ لکھتے ہیں:۔

"اور ہمارا یہ دعویٰ کہ قصوری کی موت ہی حضرت مرزا صاحب کے من جانب اللہ ہونے پر استدلال کرنے میں کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بد دعا کی ہو، قرآن مجید سے بھی ثابت ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے تو کم از کم بد دعا کا ذکر تو کیا ہے لیکن قرآن مجید نے ان لوگوں کی موت کو بھی اپنے راست باز بندوں کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے جو کہ ان راستبازوں کی ہلاکت اور دوائر کا انتظار اور تربص کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سید المرسلین اور خاتم النبیین کو یہ تحدی جواب سکھاتا ہے فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہ او بایدینا فتربصوا انا معکم متربصون۔ علیہم دائرۃ السوء وغیر ذالک۔ پس اگر قرآن کی تعلیم ہوئی مذکورہ بالا دلیل کے لحاظ سے قصوری کی موت کو دیکھا جاوے۔ تو بھی وہ حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل یقین اور برہان قاطع ہے کیونکہ اس کی دعا کا مفہوم جسقدر کہ معترض کو بھی مسلم ہے اسکو منتظر ہلاکت مرزا صاحب اور متربص ہونے کا کافی ثبوت اس کی بد دعا ہے اور اس کے بعد اسکا ناکام جانا حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔"

اللہ رے طول پر قصوری [illegible] بے معنی تھا۔ ہے جناب من آپ کسی کی موت سے استدلال کریں یا نہ کریں اس سے تو ہمیں مطلب نہیں۔ اگر مرزا صاحب یہ کہتے ہیں کہ مولوی قصوری اور مولوی علی گڑھی کے مرنے سے میری سچائی کا ثبوت ہوتا ہے تو ہم بھی یہ جانکر کہ —

شور بختاں بآرزو خواہند — مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

خاموش رہتے کہ آپ نے یہ غضب کیا کہ ان دو مولویوں کی نسبت ایک ایسی خبر دی۔ کہ جسکا مخبر عنہ نہیں پایا جاتا ہے جسکی مثال بعینہ یہ ہے کہ زید کی نشست کی حالت میں اسکو قیام کی خبر دیں۔ جسے دانا جان سکتے ہیں کہ سراسر کذب ہے۔ جو قادیانی مشین میں سینکڑوں نہیں ہزاروں گز بنا جاتا ہے۔

ناظرین! خدارا انصاف کریں کہ جس مضمون کا ثبوت مانگا گیا تھا یعنی یہ کہ مولوی صاحبوں نے کہاں اس مضمون کی دعا کی ہے۔ اس کی نسبت راقم مضمون کس حوصلہ سے لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر استدلال کرتے ہیں "کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بد دعا کی ہو" سبحان اللہ! ایسہ

ahmadimuslim.de

پس اگر کوئی شخص اہلحدیث کے اعتراض کی مضبوطی نہ مانے تو ؎

پڑیں پتھر سمجھ ایسی پہ وہ سمجھو تو کیا سمجھو

اس سے آگے چلکر پھر بڑی ہوشیاری سے اپنے ناظرین کی آنکھ بند کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

عجیب یہ ثابت ہو گیا کہ استدلال مذکور میں یہ ضروری نہیں کہ قصوری نے خود یہی دعا کی ہو لہذا اب اسکو ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہ رہی کہ اس نے اپنے لئے بھی بددعا کی ہے۔ پر باوجود اس کے میں بتاؤں گا کہ قصوری نے اپنے لئے بھی بددعا موت کی ہے اور یقیناً کی ہے۔ اس کے ثابت کرنے کے لئے میں آیت مباہلہ کیطرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے قابل توجہ الفاظ یہ ہیں۔ ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکذبین۔ یہاں پر نہ تو کسی کاذب کا ذکر ہے نہ اگر مگر کا نام و نشان ہے۔ بلکہ اسکا مطلب صرف یہ ہے کہ جو فی الواقعہ اور عند اللہ کاذب ہیں۔ ان پر لعنت کریں اور ظاہر ہے کہ اس مباہلہ پر بلانے والا نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور نبی کو اپنے صادق ہونے کا یقین کامل ہوتا ہے اور کاذب ہونیکا وہم و گمان تک نہیں ہوتا۔ اور فریق ثانی بھی تب ہی مباہلہ پر جرات کر سکتا ہے کہ اس کو اپنے صدق کا یقین ہو۔ اور نبی کو کاذب خیال کرتا ہو۔ ورنہ وہ مباہلہ پر ہرگز جرات نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ پر دعوت فرمایا تھا چونکہ وہ اپنے آپ کے صدق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب پر یقین نہ رکھتے تھے۔ لہذا مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرات نہ کر سکے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جب دو فریق مباہلہ کریں گے انہیں تو ہر ایک کو یہی یقین ہوگا کہ میں کاذبین کا مصداق نہیں ہوں۔ بلکہ فریق مقابل ہے اور انکی بددعا کا یہ مطلب ہوگا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین جو کہ یقیناً فریق مخالف ہے لیکن تاہم اس کو بھی یہ بددعا عام رہیگی کیونکہ اس کی علت کذب واقعی قرار دیا ہے نہ وہ جو کسی فریق کے اعتقاد یا الفاظ میں ہو۔ پس جنمیں یہ کذب واقعی ہوگا اسپر یہ بددعا پڑیگی۔ بلکہ اگر کوئی فریق یہ کہے کہ اے اللہ میرے مقابل کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد بنا تو چونکہ یہاں پر بھی کذب واقعی علت قرار دیا گیا ہے جو کہ مقابل کے ساتھ مختص نہیں کیا۔ بلکہ ایک سا یہ بھی ثابت نہیں ہوا کہ [illegible] یہ قاعدہ مسلم رکھا گیا ہے کہ جب مورد خاص ہو اور [illegible] حکم عام ہوتا ہے۔

[illegible]

(خواہ وہ مقابل ہو یا خود داعی ہو) اس کو شامل ہوگی۔ اس تمہید کے بعد قصوری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ قصوری نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲ سطر ۴ سے صفحہ ۳ سطر ۱۰ تک بیان کیا ہے کہ میں مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے اپنے فرزندوں کو لیکر لاہور مقام مباہلہ پر آیا اور سب شرائط بھی میں نے منظور کر لئے تھے۔ لیکن جب مرزا صاحب نے یہ جواب کسی کی معرفت دیا کہ خطوط کا اعتبار نہیں پہلے اشتہار دو۔ تب ہم مباہلہ کریں گے۔ تو اسوقت میں نے یقین کر لیا کہ یہ اشتہار کی ہیں اور میں مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔ پھر اس کتاب کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ پر لکھتا ہے جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع بحار الانوار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا۔ ویسا ہی دعا و التجا اس فقیر قصوری سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو۔۔۔۔ مورد اس آیت قرآنی کا بنا فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العلمین الخ اب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں کہ جس کے مصداق بنانے کی قصوری نے دعا کی۔ ظاہر ہے کہ اس میں بھی نہ تو کہیں اگر مگر ہے اور قطع دابر کی علت الذین ظلموا یعنی ظلم واقعی قرار دیا ہوا ہے جس کی تو داعی کے ساتھ خصوصیت ہے۔ اور نہ مدعو علیہ کے ساتھ ہے اور نہ اس کے مورد بنانے کا یہ مطلب ہے کہ پہلے الذین ظلموا کا اسکو مورد بنا اور پھر قطع دابر کا بلکہ یہ ہے کہ جو الذین ظلموا کا مورد ہو اس کا قطع دابر کر۔ اس طرح ہر ایک فریق مباہل کے نزدیک الکاذبین کے مفہوم عام کا مورد خاص فریق مقابل ہوتا۔ اسیطرح قصوری کے نزدیک الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مورد خاص مرزا صاحب ہیں۔ لیکن جسطرح لعنۃ اللہ علی الکاذبین بوجہ مفہوم اور علت کے عموم کی وجہ سے عام بددعا ہے اور خصوص مورد بھی اس کے عموم کو باطل نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ [illegible] اللہم اقطع دابر القوم الذین ظلموا [illegible] عام بددعا ہے جو کہ فریقین [illegible] خاص کی [illegible] عموم کو باطل [illegible] [illegible] تخصیص کو [illegible]

[illegible]

بھی ایسے موجود کی کہ اس کی خود ہی دعا اور ... شہادت دیتی ہیں کہ غلط ہے۔ پس اس میں موجود نہیں تو یہ اسکا انتہا ہے کیونکہ ابن ہم اس بات کے ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ غرض یہ کہ جن قواعد کے مطابق خدا اور رسول اور انسانوں کے کلام کے معنی کیے جاتے ہیں ان کے لحاظ سے قصوری کی اس بددعا کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ اے ارحم الراحمین تو القوم الذین ظلموا (ظالم لوگوں) کا جو واقعی مصداق ہو اس کا قطع دابر کردے اور وہ میرے نزدیک یقیناً مرزا ہی ہے۔

واہ سبحان اللہ ؎ ہے تو حسن پر ہیں سے لوں زبان تیغ کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

ہمیں حیران ہیں کہ کس طرح لوگوں نے شرم و حیا سے کیوں اتنی عداوت کر رکھی ہے۔ یاد تو صرف اتنی ہے کہ مرزا صاحب نے ایک حکایت کی ہے کہ مولوی صاحبان نے بددعا کی۔ پر اس حکایت اور نتیجہ کا ثبوت کہاں ہے۔ ... اگر مرزا صاحب ... چونکہ مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل علی گڈھی نے جیسی بددعا کی تھی خدا نے ان کو بھی پکڑا اور وہ مرگئے تو پھر بھی قادیان تک الکا آتا تب کیسے مگر غضب تو یہ کیا کہ یہ لکھتے ہیں۔ انہوں نے دعا یہ کی تھی حالانکہ انہوں نے یہ دعا نہیں کی جس سے آج دنیا میں مرزا صاحب کو پہلی ذلتوں پر ایک ذلت اور پہنچی۔

چونکہ راقم مضمون کا ضمیر ایسی ہے جاتا ویل پر خود اسکو نادم کرتا ہے اور اندر سے ایک باریک سی آواز انکو آرہی ہے کہ یہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہے اس لیئے اس نے ایک اور چال نکالی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

— "اور جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی روایت بالمعنی کثرت کے ساتھ موجود ہے۔ جو کہ علاوہ حامل شریعت ہونے کے من کذب علی متعمداً کا سخت وعید بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ تو اگر تفصیل کی غرض سے قصوری کی عام بددعا کی روایت بالمعنی کردی تو کونسا نقص لازم آگیا"

کیوں نہو ؎ پیراں نمی پرند و مریداں می پرانند۔ روایت بالمعنی ہو تو ایسی ہی ہو کہ جس سے لفظ اور مضمون دونوں بدل جائیں۔ بلکہ مضمون ہی اور ہوجائے کوئی شخص کہے کہ زید نے کھانا کھایا اس کی روایت بالمعنی آپ یوں کریں کہ زید مرگیا تا جب کوئی تعاقب کرے کہ کہاں مرا تو آپ کہدیں کہ بسا اوقات کھانا کھانے سے ہیضہ ہوکر مر بھی جاتا ہے اس لئے یہ میری روایت بالمعنے ہے۔ واہ سبحان اللہ! مرزائی جماعت کی تجدید کہاں تک پہونچی ہے کہ ہر ایک بات میں جدت ہے۔ سچ ہے ؎

اے مرد احمدیا دلک فی الدین الرقیاء ا دیست کشنہ من الظلام ضیاء

روایت بالمعنی کے تو صاف معنی ہیں کہ الفاظ گو نہیں مگر معنی وہی ہوں اسی لئے محدثین نے روایت بالمعنی کی صحت کی یہ ضروری شرط لگائی ہے کہ راوی قواعد اور کلام کو بعینہٖ ہم زبان میں روایت کرتا ہے اس کے مترادفات ... مشترکات وغیرہ سے بخوبی واقف ہو تاکہ تبدیلی الفاظ میں غلطی نہ کر جائے۔ یہ کیا روایت بالمعنی ہے کہ جو مضمون متکلم کے خواب و خیال میں بھی نہ ہو وہ تراش کر اس کے ذمہ لگایا جاوے اور اسکو روایت بالمعنے کہا جائے ایسی تحریف اور افترا کو قادیانی محاورہ میں روایت بالمعنے کہیں تو تعجب نہیں ہے۔

— چونکہ اس تعدد پر بھی راقم مضمون کا دل انکی تکذیب کرتا تھا۔ اس لئے اس نے ایک اور چال اختیار کی۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اور جو کہ سنت تو ہر ایک پر آنیوالی ہے۔ لہذا ایسی بددعاؤں میں عرفاً یہی معتبر ہے کہ فریق ثانی سے پہلے مرجاوے۔ نہ یہ کہ کبھی مرجاوے۔ اسی لئے خدا وند تعالیٰ نے ابلیس عدو اللہ کو بھی انک من المنظرین فرمایا اور یہ مسلم قاعدہ ہے کہ المعروف کالمشروط اور خدا وند کریم وآمر بالمعروف فرماتا ہے تو اگر اس معروف اور مشہور شرط کو ادا ہر کردیا تو کونسا نقص ہوگیا۔ ہر ایک عقلمند غور کر سکتا ہے کہ اگر قصوری کی اس عام بددعا کی تفصیل کریں تو بجز اس کے اور کیا ہوگی کہ اگر میں ظالم ہوں اور حق پر نہیں ہوں تو مجھ کو پہلے ہلاک کر اور اگر مرزا غلام احمد ظالم ہے یا حق پر نہیں ہے تو اس کو مجھ سے پہلے ہلاک کر"

سبحان اللہ! ؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

خیال گندم جواب چنا بہت خوب! یہی سہی۔ مگر آخر مرا کون۔ وہی جسکو لئے قائل نے بددعا کی ہو۔ نہ کہ خود مرجائے پس بتقدیر تسلیم آپ کی اس تقریر کے مولوی غلام دستگیر کے کلام کے یہ معنی ہوئے کہ ... نہوں اے خداوندا! مرزا قادیانی کو میری زندگی میں موت دے۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف فوت ہوچکے ہیں اور مرزا صاحب زندہ ہیں اسلئے کہا جائیگا کہ آپکی توجیہ کے مطابق مولوی صاحب کی دعا قبول نہوئی۔ اور بس۔ نہ کہ وہ مباہلہ کے اثر کی زد میں آگیا۔ مہربان من! ذرہ ایمانداری سے نہیں تو عقلمندی ہی سے کام لیجئے۔ کہتے ہو کچھ تو سوچو کہ جتنے مقدمات آپ نے جمع کئے ہیں سب کے سب شعری ہیں ایک بھی تو برہانی یا مدلل نہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ آپکے پیر مغاں نے اپنی نبوت کے دلائل میں یہ دلیل بڑے زور شور سے بیان کی ہے اور تمام دنیا کو چیلنج دیا ہے لکھتے ہیں کہ مولوی غلام دستگیر کی کتاب تو دور نہیں۔ مدت سے چھپ کر شائع ہوچکی ہے۔ دیکھو وہ کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم

ahmadimuslim.de

دونوں میں سے جو جھوٹا ہو۔ وہ پہلے مریگا" (اشتہار انعامی پانسو صفحہ ۲)

پس اس خبر کی تصدیق کر کے اس حکایت کا محکی عنہ بتلا دیجئے۔ یاد رکھو کہ اس کلام میں لکھتا ہوں فعل ہے اور ہم کے لفظ سے لیکر مریگا تک اسکا مفعول ہے اگر آپ وہی محمد سرور ہیں جو کسی زمانہ مدرسہ نعمانیہ لاہور میں پڑھتے تھے تو میرا خیال ہے کہ آپ نے معقول اور فلسفہ کی کتابیں بھی پڑھی تھیں۔ پھر نہیں معلوم آپ ایسے بہوت کیوں ہیں کہ ایک خبر کا مخبر عنہ اور حکایت کا محکی عنہ بھی نہیں جانتے کہ کس طرح ہوتا ہے۔ کیا وہی بات تو صحیح نہیں کہ ؎

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخہ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق پر جوں دھری تھی ووں ہی دھری رہی

ہاں یاد رہے کہ آپکے پیغمبر صاحب نے جو مولوی صاحب کے نام پر بہتان لگایا ہو۔ اگر آپنے ابھی ایک ہی کی طرف توجہ کی ہو۔ مہربانی کر کے جناب مولوی محمد اسماعیل مرحوم علی گڈہی کیطرف بھی توجہ فرمایئے اور جس طرح مرزا غلام احمد کی عبارت نقل کی ہے علی گڈہی مرحوم کی بھی کچھ نہ کچھ ہی بابت آپ کے پیغمبر صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل میرے مقابل سے خدا کے حضور یہ درخواست کی کہ ہم دونوں فریق میں سے جو جھوٹا ہے وہ مر جاوے۔ سو خدا نے اسکو بھی جلد تر اس جہان سے رخصت کر دیا"

(ضمیمہ تریاق القلوب انعامی پانسو صفحہ ۶)

اب میں آپ کو اور ناظرین کو بتلاؤں کہ کرشن جی کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ جب کبھی انکا مخالف مری بس جھٹ سے اسکی بابت یہ منصوبہ گھڑ لیا کرتے ہیں۔ جھوٹ بولنا۔ افترا باندھنا۔ تو ان ذات شریف کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ مگر اسپر بھی افسوس ہے کہ انکو دام افتادوں کو ذرہ بھی خبر نہیں ہوتی۔ کس آن بان سے اسلام کا نمونہ بنکر حضرت کو پیش کرتے ہیں بلکہ بے شرم دہیا سے کہا کرتے ہیں کہ تمام انبیاء کے کمالات کا مجموعہ ذات شریف ہیں۔ (دیکھو رسالہ نور الیقین صفحہ ۱۲۰)

ناظرین! غور سے ان ذات شریف کی چالبازی سنئے۔ آتہم عیسائی سے جو آپ کا مباحثہ ہوا تھا۔ تو اُس کے اخیر میں آپنے ایک پیشگوئی کی تھی جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

"اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" (کتاب جنگ مقدس صفحہ ۱۸۹)

صاف عبارت ہے۔ پندرہ ماہ کی قید بھی لگائی گئی ہے جو کسی حاشیہ یا شرح کی محتاج نہیں لیکن تا حیات خیر سے خدا محفوظ رکھے۔ جب آتہم پندرہ ماہ میں باوجود عیسائی رہنے کے بھی نہ مرا بلکہ سات ماہ بعد مرا تو آپ نے ایسی صاف مضمون کو جو تمام ملک میں شائع ہو چکا تھا اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کو ایک سادہ قالب میں بدلا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"میں نے ڈپٹی آتہم کو مباحثہ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے۔ وہ پہلے مریگا۔ سو آتہم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا" (اشتہار انعامی پانسو صفحہ ۲)

دیکھو تو کیسی روایت بالمعنی کی اور کس ہوشیاری سے حمقاء کے کان کترے ہیں اور کس جرأت سے پندرہ مہینہ کی قید اُڑا کر پہلے کا لفظ رکھ دیا جسکے یہ معنے ہیں کہ اگر آتہم آج کے روز بھی مرتا تو بھی آپکی بات سچی تھی حالانکہ یہ پیشگوئی جون ۱۸۹۳ء میں ہوئی تھی جسکے پندرہ ماہ ستمبر ۱۸۹۴ء میں پورے ہو چکے ہیں جسکو آج تیرہ سال گذر گئے ہیں۔

ناظرین! یہ ہیں کرشن جی کے اسرار نہانی جنکے افشا کرنے کا اہلحدیث کو خاص فخر ہے۔ مرزا جی سچ ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں + گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

راقم مضمون (محمد سرور) نے میرے رسالہ الہامات مرزا کے بعض مقامات پر بھی کچھ خامہ فرسائی کی ہے۔ مگر میں اسکا جواب نہیں دیتا۔ جبتک کہ اس رسالہ کا مکمل جواب شائع نہ ہو۔ خلط مبحث کرنا قادیانی شان ہے نہ کہ مناظرین کی۔

ویدوں کی ابتدا

"یہ مضمون آریہ اخبار پرکاش میں بھیجا تھا جو اس ہفتہ غالباً چھپیگا"

ناظرین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے یہاں بھی درج کیا جاتا ہے۔ جواب آنے پر مع جواب الجواب بھی درج ہوگا" (اڈیٹر)

ڈیر اڈیٹر۔ تسلیم۔ میں آپ کے اخبار میں بحث کا کالم دیکھکر بہت خوش ہوا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپکے اخبار سے کچھ فائدہ حاصل کروں۔ اور آپ کے ناظرین کو فائدہ پہونچاؤں۔ سماجک پبلک کے دعوے تحقیق (دیکھو سالہا سال سے سنتے ہوئے گذر گئے ہیں) سے امید ہے کہ شاید کوئی کان حق شنو اور کوئی دل حق جو نکل آئے

سوال۔ یہ تو میں نہیں پوچھتا۔ کہ ویدوں کے لانیوالے کون صاحب تھے۔ کیونکہ سالہا سال کا تجربہ بتلا رہا ہے۔ کہ اسکا جواب آریہ سماج کے پاس کچھ نہیں یا دینا نہیں چاہتا۔ اس لئے اس سوال کا پیش کرنا خواہ مخواہ کی تضیع اوقات ہے۔ ہاں اتنا پوچھتا ہوں کہ ملہمان وید نے جب وید سنایا تھا۔ تو اسوقت زبان (لنگوئج) مقدم تھی یا وید کا گیان مقدم تھا۔ نیز ان لوگوں کو جنکو وید کا گیان اور تعلیم ملہمان نے بتلائی

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۱۲ء میں بمقام نگینہ ہوا تھا۔ نہایت عمدہ قابل دید ہے قیمت ۸/ منیجر اہلحدیث امرتسر

اور یہ کہا کہ ایشور کی طرف سے ہمیں الہام ہوتا ہے۔ ان ملہموں کا اعتبار اور یقین کیونکر ہو کہ واقعی یہ ایسے ہیں کہ انکو ایشور کا گیان الہام ہو سکتا ہو کیونکہ سوامی جی لکھتے ہیں کہ ہزاروں آدمی شروع دنیا میں جوان جوان پیدا ہوئے تھے۔ کیا ان ملہمان نے کوئی معجزہ دکہایا تہا۔ یا کوئی ایسا ثبوت دیا تہا۔ کہ ان لوگوں نے انکو الہامی مانا۔ اس مختصر سے سوال کا جواب مہربانی کرکے بحوالہ وید منتر دیا جاوے۔ میں جانتا ہوں کہ میرے ساجک پہلے اس کے جواب میں بجبیر کسی طرح سے حملہ آور ہونگے۔ مگر یہ یاد رہے کہ انکی حملہ آوری سے سوال حل نہ ہو سکیگا۔ بلکہ اصل جواب ہی سے حل ہوگا۔

واضح رہے کہ ابھی اصل سوال میرا باقی ہے۔ سردست صرف اتنا دریافت ہے۔ جواب پر ہی جیسے جو روش اختیار کی اسپر اعتراض مبنی ہوگا۔ انشاء اللہ

یار زندہ صحبت باقی۔

میں ہوں سماج کا سچا بہی خواہ ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) از امرتسر

بگھرہ ضلع مظفرنگر میں جلسہ

۱۷ لغایت ۱۸ - مارچ کو قصبہ بگھرہ میں مدرسہ کا جلسہ تہا۔ جس میں علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے اہل اسلام بہت محظوظ ہوئے۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ قصبہ مذکورہ کی سرکردگان کی تمام رنجشیں اسی جلسہ کی برکت سے دور ہو گئیں جسکی تفصیل خود انہی کے اشتہار میں درج کیجاتی ہے۔ (اڈیٹر)

بگھرہ ضلع مظفرنگر کا جلسہ مبارک ہوا

ہمارے اجڑے دیار بگھرہ میں کسی اسلامی جلسہ کا ہونا اور علماء کرام کا تشریف لانا تو ایک نعمت غیر مترقبہ ہے مگر اس جلسہ میں جو خیر و برکت دوامی وقوع میں آئی وہ سب سے زیادہ نعمت ہے۔ جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری جو جلسہ میں تشریف لائے تھے انہوں نے شاید اس قصبہ کے رؤسا اور سرکردگان میں کچھ ایسے نزاعات ہیں جنکی وجہ سے نوبت پہونچ چکی ہے۔ عدالتوں میں فریقین خراب ہوتے ہیں۔ اسلامی اخوت کے بجائے عداوت قائم ہے تو مولانا موصوف نے سب سرکردگان کو ایک جا جمع کرکے سمجہایا اور مسودہ مندرجہ ذیل پیش کرکے ہم سب کے دستخط کرالئے۔ دستخطوں کے بعد سب کو ایک دوسرے سے معانقہ کرایا۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ آپس میں ایک دوسرے کی نوبت بنوبت دعوت کرنا چنانچہ ہم سب نے منظور کیا۔ ازاں بعد مولانا ممدوح نے جلسہ وعظ میں علماء کرام اور دیگر سینکڑوں حاضرین کے سامنے اس مسودہ کو پیش کرکے فرمایا کہ جو کوئی اس

معاہدہ صلح کا خلاف کرے اسپر خدا کی رسول کی اور سب مسلمانوں کی لعنت ہو۔ اسپر سب حاضرین نے آمین پکارا۔

چونکہ ایسے معاہدہ صلح کا چہپ کر شائع ہونا مفید ہے تاکہ دوسرے مسلمان بہائیوں کو بہی سبق حاصل ہو۔ اسلئے ہم نے اسکو شائع کیا ہے۔ خداوند کریم جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس کار خیر کا عوض نیک عطا کرے اور مسلمانوں کے سروں پر آپکو تا دیر قائم رکھے۔

معاہدہ صلح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) ما یانکہ جن کے دستخط اس کاغذ پر ہیں اقرار کرتے ہیں اور اس اقرار پر خدا کو گواہ کرتے ہیں کہ ہمنے آپس کی نزاعات کو آج سے یکدم چہوڑ دیا اور سب ملکر باہم برادرانہ سلوک کرینگے۔ اگر کوئی نزاع خدانخواستہ ہم میں ہوگا۔ تو خانگی منصفوں کے فیصلہ پر راضی ہونگے۔ نہ عدالت میں جائینگے اور نہ کسی کو عدالت میں پہونچاینگے غرض سب کے سب بلا تفریق قومی بہائیوں کی طرح باہمی محبت سے رہینگے۔

(۲) اپنی رسومات کی اصلاح یوں کرینگے کہ جس رسم کی شریعت ہم کو اجازت دیگی اسکو کرینگے اور جس رسم کی اجازت شریعت سے نہوگی۔ اسکو چہوڑ دینگے۔ شادی غمی کی فضول خرچیوں کو یکدم چہوڑتے ہیں اور خدا کو اس وعدہ پر گواہ کرتے ہیں۔

العبد

سید خورشید حسین نمبردار عرف عبد اللہ بقلم خود   قاضی حمید الدین بقلم خود

محمد سلیمان   عنایت حسین   احمد حسن ولد عبد الرحمان   سید تجمل حسین

حکیم غلام محی الدین بقلم خود   باقر علی بیگ بقلم خود

عبد الرحمان   سراج الحق بقلم خود   یعقوب علی عرف اللہ رکھا پسر عوض علی

مرزا بیگ بقلم خود   نور محمد عرف تہو بقلم خود   اللہ رکھا بقلم خود

مرزا عزیز بیگ مراد بیدہ   محمد خان بقلم خود   محمد اسحق پسر اللہ دی نمبردار بجہ برادری

بو علی   الہی بخش پسر جانی   کلو پسر فرید   کلو   عبد الغنی   اللہ بخش

گواہ شد

(مولوی) محمد منفعت علی دیوبندی بقلم خود   (مولوی) فیض الحسن انصاری کیرانوی

(مولوی) محمد یوسف بقلم خود ساکن بگھرہ   (منشی) محمد ناظم پسر اعظم علی ساکن مظفرنگر بقلم خود

محبوب علی بقلم خود   محمد جان ولد قاضی عبد الخالق بقلم خود

(مولوی) ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری بقلم خود   (مولوی) محمد صدیق بقلم خود امرتسری

کارخانہ
اگر آپکو ...
کے مشہور
نسیم قہوہ
فرحت ا
روح خو
مو
ارطے
گلاب
کیوڑہ
مرتیا
حنا
چنبیلی
مشک
باند
مدنمہ
خس
ناگرمہ
مفصل
کیمیا
فرم

ahmadimuslim.de

ایک سوال

جناب مولانا صاحب - آپ نے ابتدا سے ملحدوں کو خوب پکڑا - مرزا قادیانی اور چکڑالوی کے دانت توڑکر ہیں - مگر کیا وجہ ہے کہ کچھ مدت سے آپ نے چکڑالوی کو چھوڑ رکھا ہے اُس ملحد کی تردید کا کہیں نام بھی نہیں آتا۔ (مولوی) عبد الحق از مقام کلاں ضلع منٹگمری

جواب

چکڑالوی کے متعلق ایک مستقل رسالہ لکھا گیا ہے۔ جسکا نام ہے دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن - قیمت بھی بہت کم ہے یعنی ۲ معہ محصول - اس لئے اُسکا ذکر اخبار میں ضروری نہیں سمجھا گیا۔

ایک درخواست

راقم الحروف محض بے بضاعت و کم مایہ آدمی ہے اور پرچہ اہلحدیث کے دیکھنے اور اُس سے فائدہ حاصل کرنیکا ازحد تمنا و شتیاق اس عاجز کو ہے - مگر بوجہ تنگدستی کے پرچہ مذکورہ کے خریدنے سے عاجز اور قاصر رہ جاتا ہوں اسلئے آپ حضرات اسلام کے دردمندوں کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ خدا کیواسطے کوئی اللہ کا بندہ میرے لئے کمر باندھ کر میری شوق و غربت کو خیال کرکے میرے نام پرچہ جاری کرا دے - اور خدا سے اسکی جزا اُن کو فیر یاوے -

والسلام　پتہ　محمد عبد اللطیف ڈاکخانہ نوکھا ضلع دربھنگہ

ایک اور درخواست

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کے ایک نومسلم مسمی عبد الشکور کو انگریزی قرآن شریف کی ضرورت ہے - نومسلم مذکور سوائے انگریزی زبان کے اور کوئی زبان نہیں جانتا ہے - ترجمہ کسی مسلمان صاحب نے کیا ہو - معززین ناظرین اہلحدیث میں سے کوئی صاحب ایک نسخہ عنایت فرمائیں - عند اللہ ماجور ہونگے -

نیاز مند　سید احمد علی رونق عارضی سکرٹری انجمن ضیاء الاسلام بمبئی

اڈیٹر :- جو صاحب کسی سائل کی درخواست پر کچھ عطا فرمایا کریں وہ اُسکی تعیین بھی کردیا کریں کہ فلاں شخص کو دیا جاوے جسکی درخواست فلاں پرچہ میں چھپی تھی -

اہلحدیث کی فتح

از نامہ نگار

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ دین محمدی کے ظاہر کرنے میں مدد غیبی فرماتا ہے اور اپنے کلام میں بھی اسطرح تسکین امت محمدیہ اور دبدبۂ شان اور عظمت اپنی کے فرما دیا ہے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور ویسا ہی ظہور بصداقت کلام ربانی صدہا جگہ ہوا کرتا ہے - مقام چاپی باسہ - ضلع سنگھبوم - صدہا نمازی ایک مسجد طیار کردہ حنفی المذہب کی ہے اُس مسجد میں حنفی اور اہلحدیث ہمراہ نماز برابر پڑھا کرتے تھے - عرصہ چھ ماہ کا ہوتا ہے کہ حنفی المذہب نے اہلحدیث کو بتکرار مسجد مذکورہ سے نکالنا چاہا اور پولس افسر کو اطلاع دیا کہ زیادتی اہلحدیث کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کی مسجد میں نماز پڑھنے آتے ہیں - آپ ان لوگوں کو منع کریں ورنہ فساد عظیم ہوگا - پولس افیسر بروز جمعہ مسجد میں آکر انتظام کیا - اور بوجہ فساد کے اہلحدیث مسجد سے چلے گئے - اور فوجداری مقدمہ پولس نے دونوں فریق کے اوپر دفعہ ۱۰۷ کا چلایا - اُسپر حکم مجسٹریٹ کا ہوا کہ حنفی المذہب و اہلحدیث دونوں کا مچلکہ و ضمانت لیکر حکم دیا کہ دونوں فریق مسجد مذکورہ میں اپنے اپنے طریق سے نماز پڑھیں - اُس کے بعد فریقین نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا - ضمانت و مچلکہ سے خلاصی پائی - خلاصی ہونے کے بعد پھر حنفی المذہب نے اہلحدیثوں کو مسجد سے نکالدیا - اہلحدیث میں سے ایک شخص مسمی منشی عبد اللطیف صاحب نے عدالت دیوانی میں اپنی دادرسی نماز پڑھنے کے لئے مسجد مذکورہ میں دائر کیا - ۱۹ فروری ۱۹۰۶ء کو منصف صاحب بہادر ضلع سنگھبوم نے اہلحدیثوں کو ڈگری دیکر حکم دیا کہ تملوگ اس مسجد میں نماز و دیگر فرائض اپنے طریقے سے ادا کرسکتے ہو - چونکہ جناب منصف صاحب بہادر اگرچہ بنگالی ہندو ہیں - مگر اس مقدمہ مذکورہ کو مدبرانہ و عالمانہ طور پر فیصلہ کیا ہے -

نقل فیصلہ وصول ہوجانے سے انشاء اللہ تعالیٰ پیش خدمت کرونگا - زیادہ والسلام

اڈیٹر :- ضرور بھیجو گا -

من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم

از عبد اللہ بہاری ثم عظیم آبادی

صاحبو! یہ دو مذہب (حنفی اور اہلحدیث) جو بالفعل اپنے تقابل کے ساتھ ربع مسکون میں اپنا غلغلہ اُٹھا رہے ہیں واقعی شارع علیہ السلام کے نزدیک ناجی فرقہ میں ہے - مگر اختلاف مذہبی کیوجہ سے جو آپس میں نا اتفاقیاں پڑی ہوئی ہیں جس سے ایک مذہب والے دیگر اہل مذہب سے خار کھاتے ہیں اور بھائی بھائی بننے کو بُرا اور قبیح تصور کرتے ہیں تو آیا نفس الامر میں ان دو مذہب مذکورہ میں حقیقی انفصال ہے کہ ہر ایک مذہب اپنے مقابل مذہب والے کو مضل اور گمراہ ٹھیراتا ہے - کیا ایسا ہے - نہیں نہیں ایسا نہیں - بلکہ دونوں فریق اسی آقائے عربی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اور غلام ہیں اور جب ایک ہی آقا کے فرمانبردار ہیں اور دونوں ایک ہی دربار اسلام میں پہنچنے والے ہیں - تو آپس میں نا اتفاقی کیسی! یہ عقل سلیم سے کوسوں دور ہے مگر عظیم آباد کے بعض احباب بزرگ کا یہاں تک جو یہ زعم ہے کہ اہل سنت وجماعت کے حنفی اور اہلحدیث یہ دو مختلف قسم ہیں اور قسمیں باہم متباین ہوا کرتی ہیں جیسے انسان اور فرس - یہ دونوں قسم ہیں حیوان کے اور باہم انکے ایک کا حمل دوسرے پر صحیح نہیں جیسے الانسان لیس بفرس و الفرس لیس بانسان اسی بنا پر حنفی اہلحدیث پر اور اہلحدیث حنفی پر محمول نہیں ہوسکتا - بلکہ ہر فریق

ادب العرب

صرف و نحو عربی ...

بفرحت افزائی قنوج

فہرست

قیمت فی تولہ

... فی شیشی

فہرست طلب کرنے پر روانہ ...

المشتہر مینیجر کارخانہ فرحت افزائے نسیم قنوج

کے وجہ اختلاف مذہب کے آپس کے دیگر معدوم اور مستقل اسی قاعدہ سے قطع تعلق (کل منزلت[لہ]
خدا) ثابت کرتے ہیں۔ یہ محض فاسد اور قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ باہم قسمیں کی مباینت
ذات میں ہوتی ہے اور حنفی اور اہلحدیث نفس الامر میں کوئی ذات نہیں کہ قاعدہ مذکورہ
بالا کا مصداق ہوں۔ ہاں لفظی مباینۃ البتہ ہو۔ مگر لفظی مباینۃ حمل سے مانع نہیں ہوتی ہے
دیکھو اسد اور غضنفر اس میں لفظی مباینۃ موجود ہے لیکن ایک دوسرے پر محمول ہے۔ پس
اہلحدیث حنفی اور اہلحدیث میں مغائرۃ اور مباینۃ وہی ٹھیرا آ ہے جنکی عقل تعصب کے تسلط سے
مغلوب ہو گئی ہے کہ اسلامی اور شرعی لغت کے سمجھنے میں قاصر ہے دیکھو لغت شارع میں ہے انما
المؤمنون اخوۃ تو معلوم ہوا کہ ہم دونوں اسلامی بھائی ہیں اور ہم دونوں بھائیوں کو
تعصب کمبخت نے غیر بنا دیا ہے ورنہ درحقیقت ہم آپس میں ایک دوسرے کے مونس
غمخوار ہیں۔ دیکھو ہم لوگوں کو ادبی استادی حضرت مولائی آقا عربی نے بھی یہی سبق دیا کہ
لا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا عباد اللہ اخوانا۔ لوگو! ایک
دوسرے کی ٹوہ نہ لیا کرو۔ عیب جوئی نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ کسی سے بغض نہ رکھو اور اے بندگان
خدا ہم بھائی بنکر رہو۔ پیارے مسلمانو! جب یہ بات تم اللہ پاک کے فضل و کرم سے سمجھ
گئے کہ باہم آپس میں مسلمان بھائی بھائی ہیں تب یہ بھی سمجھ لو کہ ہر مسلمان بھائی خواہ عالم ہو یا
ان پڑھ خواہ مسلم ہو یا آقی ہر فرد اس بات کا مدعی ہے کہ ہم جان نثار و عاشق کبار رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اپنے دعویٰ کی محبت کوئی صرف آپکی نعت اور توصیف کی ملاقات
سے اظہار کرتا ہے اور یوں کہتا ہے ؎

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا　　مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا　　وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

اور کوئی تو اپنے عشق کے دلیل میں آپ کے فراق میں سسکتے اور بلکتے ہیں اور اپنی آنکھوں
کو دریا نالہ دلوں کو کباب بناتے ہیں اور اپنے شیریں زبان اور کلمہ درد گداز سے آقا عربی
مالک مدنی فداہ روحی کیلئے انکی مفارقت اور جدائی انجمن عام میں ظاہر کرتے ہیں ؎

ز مہجوری برآمد جان عالم　　ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی　　ز محروماں چرا غافل نشینی

صاحبو! یہ عشق محمدی اور حب احمدی کی محبت اور دلیل نہیں۔ اس سے مجھ کو اس سے انکار
نہیں کہ آپکے خاص خاص غلام ان پر آپ کی مزید پیروی اور اتباع کیوجہ سے انتہا ہیں

[لہ] یہ کیسا جھوٹ ہے اور کیسا حمل ہے کل فرادی یا خوۃ تبع کو حمل (اڈیٹر)

آتی ایک کیفیت اور حالت طاری ہوتی ہے کہ زبان حال سے ایسے کلمات بول اٹھتے
ہیں بلکہ عشق محمدی کی دلیل اور برہان یہ ہے کہ جس طرح ہم لوگوں کو آقا عربی نے سبق دیا
ہے اسکو آموختہ اور تعمیل مضمون حکم میں سرمست اور بدمست ہونا چاہئے۔ دیکھو حضور نے
یہ سبق دیا ہے فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین (الحدیث) یعنی
لازم ہے تو جو تم نے میری اور میرے خلفاء راشدین کے طریقہ کو دیکھا پس آپکے عشق
اور محبت کی یہی دلیل ہے یا جو کچھ ہے سو سب بیجا ہے ورنہ نہیں تو صرف منہ کی صدا ہے ؎

ذوق رکھ سنت گرامی کو　　ہے شرف آپ کی غلامی سے
جو کوئی پیرو رسول نہیں　　لاکھ طاعت کرے قبول نہیں

چنانچہ اللہ پاک کا کلام بھی اسی بات کی شہادت دے رہا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی اے میرے پیارے حبیب تم دنیا سے فرما دیجئے اگر اللہ کو دوست
رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اور میرے قدم بقدم چلو اللہ تمکو دوست رکھیگا اور حضور بھی ارشاد
فرماتے ہیں من احیی سنتی فقد احبنی جس نے میرے طریقہ اور روش کو زندہ کیا اس نے
مجھ کو دوست بنایا۔ بیشک آپ کے عشق اور محبت کا ثبوت اور اسکی دلیل آپکے ہو بہو
چلنا۔ یہ آپکے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مبارک تھا۔ دیکھو حضرت عبداللہ بن
عمر کی حکایت کہ حضور انور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے سفر کرتے میں جہاں
استراحت فرماتے اور جس مقام پر ٹھیر جاتے اور جس جگہ جو کچھ کرتے ہو بہو عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ ایسا جب ادھر سے تشریف لاتے تو کرتے حتی کہ جس جگہ پر حضور نے استنجا
فرمایا تھا اس جگہ اگر حاجت نہ بھی ہوتی۔ تو تبرکاً تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اللہ اللہ میرے
پیارے مسلمان بھائیو! اتباع اسکا نام ہے اور پیروی اسکو کہتے ہیں۔ جب ہم لوگ کو بھی
آپ کے اتباع اور پیروی کا سچا دعویٰ ہے تو بموجب من احیا سنۃ من سنتی قد
امیتت بعدی کے آپ کی سنت مردہ کو ہر میں ایک جگہ جمعہ ہونا چاہئے جسکی مفصل تفصیل
عون المعبود شرح سنن ابی داؤد وغیرہ کتب احادیث اور انکی شروح میں موجود ہے اسکو
زندہ کریں اور کوشش بلیغ کریں اور اسکا ثواب جو ہماری سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بتلایا ہے و عمل بہا الناس کان لہ مثل اجر من عمل بہا لا ینقص من اجورہم
شیئا اس سے ہم اور آپ دونوں مسلمان بھائی مستحق ہوتے تو کیا اچھا ہوتا ؎

کر یا نہ کر بخورد ماز عمل یا نہ کر۔

اڈیٹر آپنے یہ نہ بتلایا کہ اس تفریق کا موجب کون ہوتا ہے۔ کون دوسرے
سے نفرت کرتا ہے۔ کون دوسرے کو حتی المقدور اپنی مساجد سے روکتا ہے

ahmadimuslim.de

اہل اسلام کی حالت

ہے اشعار فطری ہو رغبت زیادہ ۔۔۔ اسی کے ہو کہنے کی عادت زیادہ
دیا چھوڑ اب ہم نے غزلوں کا کہنا ۔۔۔ سبب یہ کہ ہو اسمیں لذت زیادہ
وہ شاعر جو اس دام میں پھنس گئے ہیں ۔۔۔ انہیں کو ملی ہے نکبت زیادہ
بہت ہو گئے ہند میں اب سخنور ۔۔۔ اسی واسطے ہے یہ ذلت زیادہ
جو تعلیم اچھی نہیں عالموں کی ۔۔۔ تو گیا خاک ہوگی لیاقت زیادہ
پڑھا ہیں وہ تاریخ و سائنس تک ۔۔۔ اسی کی ہو اب تو ضرورت زیادہ
کتاب و سنت کا چرچا گیا اٹھ ۔۔۔ ہے اس ہند میں شرک و بدعت زیادہ
مٹا نور توحید اور شرک چمکا ۔۔۔ ہو اب ہند میں انکی ذلت زیادہ
وکیل ہو کیا چیز کچھ جانتے ہو ۔۔۔ یہ سب کو حق سے ہے نفرت زیادہ
انہی کے موافق ہوں سب کام انکے ۔۔۔ دلوں میں اگر ہو قناعت زیادہ
جو ہیں مولوی انکی حالت ہی بدتر ۔۔۔ ہر اک بات میں ہو جہالت زیادہ
روداد سے بگڑی ہے ہر کام انکا ۔۔۔ تعصب کی جانب ہو رغبت زیادہ
وہ باتوں میں کافر بنا دیتے فوراً ۔۔۔ انہیں کفر سے ہو محبت زیادہ
نہ لاویں گے اسلام میں کافروں کو ۔۔۔ انہیں ہے کہاں انکی فرصت زیادہ
جو ہیں واعظین ان کا اقبال ہو تو ۔۔۔ تو دولت کی ہے صداقت زیادہ
مسلماں جو ہیں نام کے ہیں مسلماں ۔۔۔ ہے زیور سے انکو محبت زیادہ
طوالت سے ہوتی ہے تقریر انکی ۔۔۔ زباں میں ہے انکی فصاحت زیادہ
وہ دو چار باتوں کی کوشش کرینگے ۔۔۔ کہاں اس سے بڑھنے کی طاقت زیادہ
یہ کوشش ہو ہر دم کہ آگے جا پڑھو ۔۔۔ مگر انکو اس میں ہے وقت زیادہ
چلا چاہتے ہیں وہ آزاد بنتا ۔۔۔ کہ ہو شرع کی نہ شدت زیادہ
یہ خواہش ہے ہر دم کہ ازواج انکی ۔۔۔ کریں آشناؤں سے الفت زیادہ
کہاں تک کہیگا کہ اب ختم قیصر ۔۔۔ تجھے طول کی کیوں ہے عادت زیادہ

فوائد عامہ کیلئے معلومات

زولولینڈ میں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ دفتروں کے ملازم کنوارے ہوں۔
زولولینڈ میں عورتوں کی قیمت ۳ پونڈ سے ۱۰ پونڈ تک ہے۔ نیوگنی میں ایک عورت پانچ کریلوں کے عوض ملتی ہے۔
کالج کو جن امور سے دلچسپی تھی آنجہانی ۔ کوئی دوسرا خوش اقبال اور بہت جلد تک

سلطنت کرنیوالا کتب تواریخ سے ثابت نہیں ہوتا۔

توپ کا موجد افلاطون تھا جس نے چینیوں سے پہنچنے پہلے توپ ایجاد کی تھی اسمیں بھک سے اڑنے والا مصالحہ بال وغیرہ ادویہ سے بنایا تھا۔ جب توپیں فائر کی جاتی تھیں اور انکی منہ سے آگ اور دھواں نکلتا تھا۔ تو چینی مارے خوف کے فرار ہو جاتے تھے۔

چینیوں کا یہ خیال تھا کہ کوئی آسمانی دیو افلاطون کی مدد کے لئے آیا ہے۔

شاہ ایران کے پاس ایسا خیمہ ہے جسکی نظیر ساری دنیا میں نہیں۔ یہ "سرا پردہ نادری" کے نام سے موسوم ہے۔

نادر شاہ والی ایران جواہرات کی جو تیس گاڑیاں ہندوستان سے لیگیا تھا۔ وہ سب کے سب اسمیں جڑے ہیں انکی چوبیں مرصع ہیں۔

بمقدار ۔ وہ نیل کے کوئی نہر انجینیروں کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والی نہیں۔ یہ نہر ان قطعات زمین کو سیراب کرتی ہے۔ جہاں پانی نہیں برستا۔ وہاں کے باشندوں کو معلوم ہی نہیں کہ برسات کسے کہتے ہیں اور آسمان سے پانی گرنا کیا چیز ہے؟

ابو الفیض فیضی کی بے نقط تفسیر "سواطع الالہام" ہندوستان کی بڑی یادگار ہے۔

فرانس میں مچھلیوں کے شکار کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ ایک شعبدار کانٹا میں آئینہ لٹکا رہتا ہے مچھلی جب آئینہ میں اپنا عکس دیکھتی ہے تو وہ اس کے لینے کے لئے لپکتی ہے اور پھنس کر شکار ہو جاتی ہے۔

جاپان میں بہت سی عورتیں ہمیشہ خاموش رہتی ہیں انہیں خاموشی کی تعلیم دیجاتی ہے

جو چھٹے جہینوں سیلون کے ذریعہ سے اڑکر ایک سنیچر مین لنڈن سے پیرس دار الخلافہ فرانس پہونچا۔ چھ گھنٹوں میں تین سو میل کی مسافت طے کی۔

انگلستان میں ۱۸۶۱ء میں ۱۷ ہزار ۸ سو بچانوے عورتیں کلرک اور محرر کے عہدہ پر مامور تھیں۔ ترقی کرتے کرتے انکی تعداد ۱۹۰۱ء میں ۵۵ ہزار ۷۸۴ تک ہو گئی۔

پرنس آف ویلز اور انکی صاحبزادی کو فن شاعری میں خوب مہارت ہے۔

ہندوستان میں ایک عجیب قسم کی شہد کی مکھی ہے جو بنا کام الوان کو انجام دیتی ہے۔

تاریخ جہاں سے زیادہ فرانس میں کتب ہیں جنکی تعداد ۳۴۲۸۳ ہے۔

صدسالہ عمر کے آدمی جرمن اسپانیہ میں ۷۷۸، فرانس میں ۲۱۳، انگلستان میں ۱۴۶، اسکاٹلینڈ میں ۴۶، سویڈن میں ۱۰، ناروے میں ۱۰، بلجیم میں ۵، ڈنمارک میں ۲، سپین میں ۴۱۰، سرویا میں ۵۷۵ ہیں۔

فاو سرویا کے خاندان کی ابتدا سنہ ۱۸۰۳ء میں ہوئی تھی موجودہ فرمانروا تیسویں نمبر میں ہے۔

راقم ابو الحامد سید محمد فرخ سیر قیصر بہاری

مباحثہ دیوریا

یہ وہ مباحثہ ہے جس نے پورب میں اسلام کا سکہ مخالفوں کے دلوں پر جما دیا تھا۔ آریوں کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ قیمت ۸ر

مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

فتوے

سوال نمبر ۸۱ ۔ جو لوگ متبع سنت بعض لوگوں کو اتباع سنت کی غرض سے مرید کر لیتے ہیں جیسے اگلے بزرگ مجدد الف ثانی یا مولانا اسماعیل صاحب شہید مرید کر کے اپنے مرشدوں کا نام سلسلہ وار حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک لکھکر دیتے تھے ۔ وہ جائز ہے یا ناجائز ۔ شرک ہے یا بدعت ؟ بخلاف اُن پیران اجہل کے کہ وہ صرف شجرہ کے ہی بہرو سے پر جنتی اور دوزخی بنا دیتے ہیں ۔ اہل بدعت پیر پرست اُس شجرہ کو باعث نجات جان کر لوبان کی دھونی اور خوشبو وغیرہ لگاتے رہتے ہیں اور وقت مرنے کے قبر میں رکھوا لیتے ہیں ۔

سوال نمبر ۸۲ ۔ موزہ پر مسح کرنا مسافر اور مقیم کو آیا ہے ۔ وہ ہر قسم کے موزہ پر ہے یا کوئی تخصیص ہے زید کہتا ہے کہ موزہ چرمی پر مسح کرنا چاہیئے ۔ عمرو کہتا ہے کہ موزہ ہر چیز کا چاہے سوتی ہو یا کپڑے کا ہو یا اونی ہو یا اور کا کسی چیز کا ہو سب پر مسح کرنا جائز ہے ۔ ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے ۔ سید نور محمد

جواب نمبر ۸۱ ۔ شجرہ ارادت مثل سند تحصیل کے ہے اس سے زیادہ نہیں ہے ۔ جو لوگ اس سے افعال مذکورہ کرتے ہیں مثیاب نہیں کرتے اور جو لوگ صرف شجرہ ہی پر نجات جانتے ہیں اونکی سخت غلطی ہے ۔ نجات تو صرف قرآن شریف رکھنے اور خوشبو ملنے اور کھول ، سے آنکھوں سے بھی نہ ہوگی جبتک اُسپر عمل نہو گا ۔

جواب نمبر ۸۲ ۔ موزہ تو چرم ہی کا ہوتا ہے ۔ جراب کپڑے یا سوت کی ہوتی ہے ۔ ترمذی وغیرہ میں حدیث ہے کہ مسح رسول اللہ علی الجوربین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا ۔ بعض علماء کا مذہب ہے کہ اُن جرابوں پر جائز ہے جنکو تلہ پر چمڑہ لگا ہو ۔ بعض کا خیال ہے کہ جو سوتی اور مضبوط ہوں ۔ مگر یہ سب خیالات ہی خیالات ہیں ۔ کوئی آیت یا حدیث ان خیالات پر مجبور نہیں کرتی ؎

سوال نمبر ۸۳ ۔ صبح کی نماز میں ایک شخص فرض پڑھ چکا اور بعد اُسکے جماعت ہوئی کیا وہ جماعت میں شریک ہو سکتا ہے ؟ ۔

سوال نمبر ۸۴ ۔ قبل دو رکعت نماز جمعہ کسقدر سنتیں پڑھنی چاہئیں اور اگر فوت ہو جاویں تو کسوقت ادا کیجاویں ۔

سوال نمبر ۸۵ ۔ جنب کی حالت میں قرآن شریف زبانی پڑھنے کا کیا حکم ہے ۔

سوال نمبر ۸۶ ۔ زید حافظ قرآن ہے اور مسئلہ مسائل سے بخوبی واقف نہیں ہے اور قوم کا گھٹیا را ہے اور اسکی ذات ... باہر نکلتی ہے ... پیشہ ... کا ہوتا ہے ؟ آیا ایسا شخص بموجودگی دیگر اشخاص جو مسئلہ مسائل سے واقف ہوں اور قوم کے لحاظ سے شریف ہوں ۔ اور شرک و بدعت سے بچتے ہوں پیش امام ہو سکتا ہے ؟

محمد شیر خاں از رائے بریلی

جواب نمبر ۸۳ ۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ صبح اور عصر کی نماز کے بعد نماز نہ پڑھا کرو ۔ اس حدیث کے معنے جمہور علماء تو یہی کرتے ہیں کہ مطلق کوئی نماز نہ پڑھی جائے مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کے معنے کرتی ہیں ۔ کہ آنحضرت کا مطلب ہے ۔ جو لوگ صبح اور عصر کی نماز کو دیر سے پڑھتے ہیں ۔ ایسے کہ صبح طلوع غروب کے قریب آجاتا ہے ۔ انکو منع فرمایا ہے ۔ یہ نہیں کہ نوافل پڑھنے کو منع کیا ۔ ان معنے سے اگر کوئی شخص صبح کی نماز پڑھکر بہ نیت نوافل جماعت میں شریک ہو جائے تو حرج نہیں ۔ علماء کرام سے توقع ہے کہ اپنی اپنی تحقیق سے مطلع فرمائینگے

جواب نمبر ۸۴ ۔ صاحب سفر السعادت لکھتے ہیں کہ جمعہ کی سنتیں قبل از فرض کوئی نہیں ۔ صرف تحیۃ الوضوء کی دو رکعتیں ہیں ۔ ہاں نفل جتنے چاہے پڑھے ۔

جواب نمبر ۸۵ ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئنا القرآن ما لم یکن جنبا یعنی آنحضرت ہمکو قرآن پڑھاتے تھے جبتک ہم جنبی نہوتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی قرآن نہ پڑھے ۔

جواب نمبر ۸۶ ۔ امامت کی صورتیں دو ہیں ۔ تقرر اور نباہ یعنی جب شروع میں کسی مسجد کے لئے یا کسی نماز کے لئے امام مقرر کیا جائے تو اُسوقت یہ قاعدہ ہے کہ جو سب سے زیادہ علم والا ہو اُسکو امام بنایا جاوے ۔ پھر چاہے اُس سے بھی زیادہ علم والا آجائے تو اُسکو حکم ہے کہ مقررہ امام کی اقتدا کرے ۔ پس اگر زید کی امامت کا تقرر ہو چکا ہے تو اسی کی اقتدا کرنی چاہئے ۔ حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو ۔ قومی فرق شریعت میں نہیں رکھا گیا ۔ بلال رضی اللہ عنہ کس قوم کے تھے اور ابوجہل کس قوم کا ؟ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ۔

سوال نمبر ۸۷ ۔ عید گاہ کے لئے ایک ہندو خدا کے نام پر زمین دیتا ہے ۔ کیا اُس زمین میں نماز پڑھنی جائز ہے ؟ قربان علی از جبال پور خریدار نمبر ۲۸۷

جواب نمبر ۸۷ ۔ اگر اُس کا مال حلال کمائی کا ہے تو جائز ہے ۔ مکہ کے مشرکوں نے کعبہ شریف کی دوبارہ بنا کی تھی پھر آنحضرت اسی میں نماز پڑھتے رہے ۔ بعض لوگوں کو شاید شبہ ہو کہ قرآن شریف میں آیا ہے ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ ۔ یعنے مشرکوں کے لئے زیبا نہیں کہ وہ مسجدوں کو بنا دیں ۔ تو اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ شرک عبادت کے ساتھ آباد نہیں کرتے ۔ کیونکہ وہ خالص عبادت نہیں کرتے بلکہ شرک کرتے ہیں ...

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ محرم آئندہ تک ریلوے مدینہ منورہ تک پہونچ جاوے (مبارک)

ترکوں اور مصریوں کا سرحدی نزاع ابھی ختم نہیں ہوا (ع کوئی محبوب ہے اس پردۂ زنگاری میں)۔

پشاور میں ۲۰ مارچ کو چار کس ملا مرزا خان صاحب مشنری اسلام کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ اسلامی نام دین محمد۔ فاطمہ بی بی۔ غلام محمد۔ نور بی بی رکھے گئے۔

امسال عام طور پر تمام حاجی سرزمین حجاز سے بہت خوش واپس آ رہے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ انہیں حج میں نہایت آرام اور آسانیاں ملی ہیں۔ زیادہ شکایت مصری حجاج کو ہوئی تھی۔

گورنمنٹ روس کو اندیشہ ہے کہ یونیورسٹی کے طلباء اپریل میں پھر شورش کرینگے۔ اسلئے انکے سد باب کیلئے تیاریاں کیجا رہی ہیں۔ مسلح فوجیں تمام سٹیشنوں پر تیار ہیں اور سٹرپارکوئی تمام سلطنت میں بے تار پیغام رسانی کا انتظام کر رہے ہیں۔ گورنروں اور افسروں کے نام حکم جاری ہوئے ہیں۔ کہ جو طلباء [illegible] کے قتل ہو جانے پر ہمدردی کے اظہار میں سکولوں سے غیر حاضر ہیں انکو خارج کیا جاوے۔

حیرت انگیز موت اس ہفتہ امرتسر میں ایک عجیب موت ہوئی کہ عدالت میں ایک شخص اپنا بیان دیکر ذرہ سا بیٹھا ہے کہ بیٹھنے کے ساتھ ہی فوراً دم برابر۔ اللہ اکبر ع جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے۔ یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔

مستی چک ضلع سارن میں جلسہ ہوا مگر واعظین تشریف نہ لائے صرف جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ تشریف لائے جنکی وجہ سے جلسہ میں کچھ تو رونق ہوگئی۔ (نامہ نگار)

امرتسر میں اس ہفتہ خوب رونق رہی مولوی ابو رحمت صاحب مولوی عبدالمجید صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب (سابق جگدمبا پرشاد آریہ) تشریف لائے اور انجمن نصرت السنتہ کے زیر اہتمام خوب لیکچر دئے۔

گورنر مدراس نے مدراس کے باشندوں کی طرف سے پرنس آف ویلز کو ہندوستان سے روانہ ہوتے وقت سلامی کے ساتھ وطن پہونچنے اور خدا حافظ کا تار دیا۔

پرنس آف ویلز نے کراچی سے روانہ ہوتے وقت اس تار کا جواب دیا جس میں مدراس کے باشندوں کا انکے شفقت آمیز پیغام کا شکریہ ادا کیا (معمولی باتیں حسب ضابطہ ہیں)۔

ریاست فرید کوٹ کے دو قدیم اور تجربہ کار ملازم منشی عبدالغفور خاں اور سردار دائین سنگھ کونسل کے ممبر اور رسالدار پرتاب سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب پریزیڈنٹ کونسل مقرر کئے گئے۔ صاحب کمشنر قسمت جالندھر ریاست فرید کوٹ کے انتظام پر عام نگرانی رکھینگے۔ (افسوس کہ راجہ فرید کوٹ کے بڑے معتمد اور اتالیق جو اپنی خداداد قابلیت سے مشہور ہیں یعنی مولوی ولی اللہ صاحب انکو کونسل میں نہ لیا گیا)۔

نیشنل بینک لاہور کے ایک چپراسی کو دس ہزار روپیہ کے نوٹ رجسٹری شدہ لفافہ میں ڈاک میں ڈالنے کیلئے دئے گئے چپراسی نے وہ تمام نوٹ لفافہ میں سے نکالکر چھپا دئے لیکن راز کے افشا ہونے پر اس نے پولیس میں اپنے جرم کا اقبال کر کے وہ سب نوٹ پولیس کو بتا دئے۔

سلطنت جرمنی کی مردم شماری حال ہی میں کی گئی ۶ کروڑ ۴ لاکھ ۵ ہزار ایکسو ۸۲ آدمیوں کی آبادی پائی گئی۔ (کیا خدا کی شان ہے۔ ہندوستان ہی کے مسلمان اس سے زیادہ ہیں مگر ہیں کیا؟ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ)

مراکو کے دعویدار سلطنت نے مراکو کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کو کہا ہے کہ مراکو کا اصلی سلطان میں ہوں (نتیجہ کیا؟ یہی کہ وہ مرغ [illegible])۔

ہمدرد ہند بحوالہ ایک اخبار لکھتا ہے کہ نکودر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر سماج نے رہتیوں کے ساتھ کھانا نہیں کھایا۔ اس لئے رہتیوں نے کہ جلد اپنی اس مسلمان بن جانے کو تیار ہو گئے۔ ایک شخص اسی وقت فوراً جاکر مسلمان ہو گیا۔ دیکھیں آریہ سماج کے متعلق دہرایا تھا۔ جو شخص غصے میں تبدیل مذہب کرتے ہیں۔ پہلے بھی ایسا ہی کیا ہو گا)

احکام سلطانی صادر ہو گئے ہیں کہ کارخانجات یورپ کو حجاز ریلوے کے متعلق جتنی فرمایشیں دی گئی ہیں وہ جلد تیار کرائی جائیں اور براہ بندر بیروت اندرونی مقاموں پر ارسال ہوں۔

ترکی حکومت نے حکم دیا ہے کہ ترکی قلمرو میں جسقدر دوافروشوں کی دوکانیں ہیں سب کا سالانہ معاینہ کیا جائیگا اور دیکھا جائیگا کہ وہ کیسی دوائیں فروخت کرتی ہیں اور کس مقدار کی ادویات انکے یہاں سالانہ فروخت ہوتی ہیں۔

شام کے فوجی شفاخانے میں آگ لگ گئی جس سے تین مکان جل گئے سپاہیوں اور پولیس والوں کے دوڑ پڑنے سے آگ جلد بجھ گئی۔ جلتے ہوئے مکانات سے مریض ایسی آسانی سے نکالے گئے کہ انہیں ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی۔

گذشتہ ہفتہ کے شروع میں کلکتہ میں ایک طوفان آیا۔ ٹیلیفون کمپنی کی برقی تار پر بجلی گری، فوراً تمام بازار جگمگانے لگا۔ خیر گذری کہ کسی قسم کا نقصان جان نہیں ہوا۔

ahmadimuslim.de

سامانِ تندرستی

برقی سٹ برائے نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جسکے

استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا۔ اور طاقت پیدا ہوتی ہے مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا اکمل علاج ہے۔ قیمت [illegible]

مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ دردکمر۔ جریانِ منی کے دفعیہ اور کم منی کو بڑہانے کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑی عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑہوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ کمزور اور نزلہ وزکام کی شکایت ہو ان کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے ڈاکٹری اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوا شاید ہی کوئی ہو۔ ایکدفعہ آزماؤ اور فائدہ اٹھاؤ۔ قیمت فی چہٹانک عہ ۱۱ر (اس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) مع محصول عہ ۱۱ر

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲۸ خوراک عہ (اس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) مع محصول عہ

معجون تیرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کے لئے ازحد مفید ہے۔ طالب علموں۔ وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو ضرور اسکا استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت عہ

صغر سنی شادی

کے نقصانات اور ضرر سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو۔ قیمت [illegible]

المشتہر

علم دین۔ مینیجر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹڑہ قلعہ۔ امرتسر پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ وارزاں ملسکتا ہے اور ہر حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
" زرین [illegible] " [illegible] "
پٹی دیسی اوّل ۱۲ر " ۱۴ر " فی جوڑہ
" پشمینہ [illegible] " [illegible] "
کمبل دیسی [illegible] " [illegible] " فی عدد
لوئی سفید [illegible] " [illegible] "
جراب و دستانہ اوّل ۸ر سے [illegible] " فی جوڑہ
" سوتی [illegible] سے [illegible] " فی درجن
فوجی زین خاکی ۱۲ گز سے [illegible]
صافہ لٹھری اودہ [illegible] " [illegible] "
ازار بند سوتی ۲ر " ۴ر " فی عدد
" ریشمی ۱۲ر " [illegible] "
تھان گبرون باریک و موٹا [illegible] " [illegible] "
جوتہ سادہ [illegible] " [illegible] "
" زرین ہوشیارپوری [illegible] " [illegible] "
دنگیاں اور سہنی [illegible] " [illegible] "
زنجین لوئی ۳ گز طول ۲ گز عرض [illegible]

کلاہ سادہ ۶ر سے ۹ر تک
" زرین [illegible] " [illegible] "
پٹی برجس [illegible] " [illegible] " فی جوڑہ
" بڑھیا [illegible] " [illegible] "
کمبل فوجی [illegible] " [illegible] "
چادر پشمینہ [illegible] " [illegible] "
بنیان و پاجامہ اونی [illegible] " [illegible] "
" سوتی ۶ر " [illegible] "
پٹی بائی کرٹ فی تھان ۸ر " [illegible] " ۹ گز
رومال سوتی [illegible] " [illegible] " فی درجن
صافہ لٹھری خاکی [illegible] " [illegible] "
رومال ریشمی ۸ر " [illegible] " فی عدد
چوتہی وودیسی [illegible] " ۸ر "
دری بائی پلنگ [illegible] " [illegible] "
دری فرمایش کرنے پر تیار ہو سکتی ہے۔
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب۔ تکیاں۔ کمربند۔ سیڈل زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زرین۔ پیچ اونی و سنہری و روپہری و لیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے کے آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودہانہ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا